بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت تین پیسے

جلد ۲۹ | ۱۹ ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰ | ۲۸ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ | ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۶۳

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ نبوت ہش ۱۳۲۰ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کل بعد عصر کے بعد خراب ہو جاتی ہے جس کی وجہ اعصاب کی کمزوری ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور نزلہ ۔ سردرد اور آشوب چشم کی وجہ سے ناساز ہے ۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے ۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب دو تین روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ سر اور جگر کے مقام پر درد کی بھی شکایت ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ۔

صدر انجمن احمدیہ کے بعض دفاتر میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں ۔ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کو جامعہ احمدیہ کا لیکچرار مقرر کیا گیا ہے ۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے ۔ بی ٹی کو نظارت امور عامہ میں معاون ناظر لگایا گیا ہے ۔ اور شیخ یوسف علی صاحب بی اے کو نظارت تعلیم و تربیت کے علاوہ نائب ناظر مقرر کیا گیا ہے ۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۸ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

عیسائیت کا زوال اور اسلام کا غلبہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیش گوئیاں جو زوال عیسائیت اور غلبۂ اسلام کے متعلق ہیں ۔ ان کی نسبت کہا جاتا ہے ۔ کہ عیسائیت تو ساری دنیا میں پھیل چکی ہے ۔ عیسائی کہلانے والوں کی تعداد ہر ملک میں بڑھتی جا رہی ہے ۔ مال و دولت حکومت اور سلطنت میں بھی ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے ۔ کہ عیسائیت کو زوال آ سکے ۔ اور اسلام جو ہر ملک میں بے کسی کی حالت میں ہے ۔ اور مسلمان جو ہر جگہ مغلوب اور مقہور نظر آتے ہیں ۔ غلبہ پا سکیں ۔ لیکن خدا تعالےٰ کے قادر مطلق ہونے پر حقیقی ایمان رکھنے والے اور انبیاء کے متعلق اس کی سنت سے واقف جانتے ہیں ۔ کہ عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں یقیناً شکست فاش کھائے گی ۔ تمام دنیا میں اسلام پھیلے گا ۔ اور اسے نہایت شاندار غلبہ حاصل ہوگا ۔

یہ ایمان اور ایقان تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ان لوگوں کو حاصل ہے ۔ جنہوں نے موعود کل ادیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ۔ آپ کے ذریعہ پورے ہونے والے خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشان دیکھے ۔ اور خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر زندہ ایمان حاصل کیا ۔ لیکن دوسرے لوگ بھی اگر غور و فکر سے کام لیں ۔ اور واقعات عالم پر نظر کریں ۔ تو بآسانی معلوم کر سکتے ہیں ۔ کہ عیسائیت بحیثیت مذہب زوال پذیر ہو چکی ہے ۔ اور اب تو ایسے سامان ہو رہے ہیں ۔ کہ جو اس کا نام و نشان تک مٹا دینے والے ہیں ۔ چنانچہ برلن کی ایک اطلاع مظہر ہے ۔ کہ

"جرمن نیشنل چرچ کی طرف سے تمام جرمنی میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا گیا ہے ۔ جس میں لکھا ہے ۔ کہ جس دن جرمنی میں قومی کلیسیا قائم ہوگا ۔ اس دن تمام گرجا گھروں سے مسیح کی صلیب دور کر دی جائے گی ۔ اور نعرانیت جو سنہ میں باہر سے جرمنی میں داخل ہو گئی تھی ۔ اس کا ہمیشہ کے لئے چراغ گل کر دیا جائیگا اس پمفلٹ میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ ہمیں بائبلوں اور انجیلوں کی ضرورت نہیں ۔ ہمارے لئے سب سے مقدس کتاب ہٹلر کی مین کامف ہے"

اس بات سے کسی کے لئے انکار کی قطعاً گنجائش نہیں ۔ کہ عملی لحاظ سے تمام عیسائی ممالک عیسائیت کو بالائے طاق رکھ چکے ہیں ۔ اور روئے زمین پر کوئی خطہ ایسا نہیں ۔ جہاں عیسائیت کی تعلیم پر پوری طرح عمل کیا جاتا ہو ۔ یا کیا جا سکتا ہو ۔ اس صورت میں کہا جا سکتا ہے ۔ کہ جہاں تک عیسائیت کی عملی تعلیم کا تعلق ہے ۔ اس کا خاتمہ ہو چکا ہے باقی رہا منہ سے عیسائی کہلانا ۔ اور اپنے آپ کو عیسائیت کی طرف منسوب کرنا ۔ اس کے خلاف بھی یورپ میں ایک رو چلی ہوئی ہے ۔ اور بہت لوگ عیسائی کہلانا بھی پسند نہیں کرتے ۔ لیکن جرمنی میں اب جو اعلان کیا گیا ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ وہاں سے عیسائیت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا ۔ اور کوئی چیز ایسی باقی نہیں رہنے دی جائے گی جس سے عیسائیت کے ساتھ جرمنوں کا کوئی تعلق سمجھا جا سکے ۔

جرمنی ایک طرف تو اس طرح عیسائیت کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دینے میں مصروف ہے اور دوسری طرف ان تمام قوانین کو جو تمام مذاہب نے انسان کو انسانیت سکھانے اور حیوانیت کی زندگی سے بچا کر اعلےٰ مقام پر لے جانے کے لئے مرتب کئے ۔ نہایت بے باکی سے پاؤں تلے روند رہا ہے ۔ گویا دنیا میں مکمل وحشت ۔ درندگی ۔ اور حیوانیت پھیلا دینا چاہتی ہے ۔ مثلاً بیان کیا گیا ہے ۔ کہ جنگ میں چونکہ جرمن بڑی کثرت کے ساتھ ہلاک ہو رہے ہیں ۔ اس لئے جرمن نسل قائم رکھنے اور اسے بڑھانے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے ۔ کہ افزائش نسل کے لئے انسانی طویلے قائم کئے جا رہے ہیں ۔ جن میں جرمن نسل کی نوجوان لڑکیاں رکھی گئی ہیں ۔ انہیں ایسے طویلوں میں زبردستی داخل کرنے سے قبل ان کے حسب نسب کی پوری تحقیقات کر لی جاتی ہے ۔ تاکہ اصلی جرمن نسل میں کوئی ملاوٹ نہ ہو جائے ۔

جو لوگ اس حد تک انسانیت کے درجہ سے گر جائیں ۔ وہ کسی مذہب کے خلاف جو کچھ بھی کہیں ۔ اور جو کچھ بھی کریں ۔ کم ہے اور چونکہ ان کے پیش نظر عیسائیت ہے جس کی تعلیم نہایت ہی ناقص اور ناقابل عمل ہے ۔ اس لئے ان کے ہاتھوں عیسائیت کا خاتمہ کوئی بڑی بات نہیں ۔ اور جب عیسائیت اس انجام کو پہنچ جائے گی ۔ تو اسلام کے غلبہ کے لئے رستہ بالکل صاف ہو جائے گا ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئیاں پوری ہونگی کہ "اب وہ دن نزدیک آتے ہیں ۔ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا ۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا ۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا ۔ کیونکہ داخل ہونے والے زور سے داخل ہو جائیں گے ۔ اور وہی باقی رہ جائیں گے ۔ جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں ۔ اور نور سے نہیں ۔ بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں"

پھر فرماتے ہیں :"قریب ہے ۔ کہ سب ملتیں ہلاک ہونگی ۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے ۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا ۔ نہ کند ہوگا ۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے وہ وقت قریب ہے ۔ کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ۔ ملکوں میں پھیلیگی ۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا ۔ اور نہ کوئی مصنوعی خدا ۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دیگا ۔ لیکن کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے ۔ بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے ۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں ۔ سمجھ میں آئیں گی"

([illegible] صفحہ ۳۲۵ [illegible])

پس ضرور ہے ۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کو دنیا میں

غلبہ دے ۔

اخبار احمدیہ

تربیتی دورہ} ذیل کی جماعتوں میں بابا حسن محمد صاحب تربیتی دورہ کے لئے گئے ہیں۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔ تلونڈی۔ بیروشاہ۔ ونجواں۔ ویرکوٹ بگہ شاہ پور۔ اٹھوال۔ شکار۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

شکریہ احباب} (۱) مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کو فراہمی چندہ نشر و اشاعت و پریس و معائنہ کار کردگی سیکرٹریان نشر و اشاعت کے لئے اضلاع لائل پور۔ شیخوپورہ۔ سرگودہا اور جھنگ میں بھجوایا گیا تھا۔ جن احباب نے ان سے تعاون کیا۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ دوسری جماعت ہائے احمدیہ بھی اس صیغہ کو مضبوط کرنے میں پوری کوشش و اخلاص سے کام لیں گی۔ مہتمم نشر و اشاعت

(۲) میرے پاؤں میں زہرباد ہو گیا تھا۔ مگر بحمد للہ میں اب اچھا ہوں۔ دعا کرنے والوں کا نیز ان صاحبان کا جنہوں نے بذریعہ خطوط دریافت حال کیا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار محمد عثمان لکھنؤ

درخواست ہائے دعا} (۱) شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج امرتسر کی لڑکی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۲) سید علی صاحب قریشی ہیڈ ماسٹر لدھڑ ضلع شیخوپورہ بہت دیر سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۳) محمد انور خان پسر رحمت خانصاحب سکنہ سٹروعہ دس ماہ سے سرگوجرل ہسپتال امرتسر میں سخت بیمار ہیں (۴) فضل محمد صاحب چک ۱۲۱/۱۰ ریاست بہاولپور کے بھائی کے حق میں نمبرداری کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے فریق نے اس کے خلاف اپیل دائر کر دی ہے (۵) محمد شریف صاحب ٹیلیفون اپریٹر اوکاڑہ کے بھائی محمد لطیف اور محمد عباد اللہ سمندر پار گئے ہیں۔ نیز ان کے ایک بھائی محمد افضل خان عراق گئے ہوئے ہیں (۶) اللہ دتا صاحب زگڑای ضلع گوجرانوالہ اور ان کا لڑکا عبدالکریم بیمار ہیں نیز ان کا ایک لڑکا اسماعیل عراق گیا ہوا ہے۔ (۷) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر کی ترقی میں بعض رکاوٹیں حائل ہیں (۸) بشیر احمد صاحب عم زاد حافظ حامد علی صاحب بیمار ہیں (۹) فاطمہ بی بی صاحبہ سکنہ تہ غلام نبی بیمار ہیں (۱۰) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری کی ایک مقدمہ اراضی میں کامیابی نیز ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے کاروبار میں برکت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۱۱) سکندر علی صاحب بیریاں ضلع جالندھر کا چھوٹا بچہ عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے (۱۲) بشیر احمد صاحب تلونڈی موسے خان ضلع گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۱۳) عبدالرحمٰن صاحب نائب صدر قانونگوئی ریاست کپورتھلہ کی لڑکی امۃ القیوم ایک مہینہ سے تپ میں مبتلا ہے (۱۴) حافظ مبین الحق صاحب امرتسر کی اہلیہ اور چھوٹی لڑکی بعارضہ بخار بیمار ہیں (۱۵) احمد حسین سید صاحب تیما پور ۔۔۔ ر میں مبتلا ہیں (۱۶) حکیم محمد سہیل صاحب سندھ اور ان کے والد ایک مقدمہ میں سزایاب ہو چکے ہیں۔ نیز ان کے بھائی بیمار ہیں (۱۷) ملک محمد شفیع صاحب قادیان کا لڑکا رشید احمد فوجی ملازمت کے سلسلہ میں سوڈان میں مقیم ہے۔ (۱۸) بشیر احمد صاحب پسر مستری نذیر محمد صاحب بیمار اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں

اعلان نکاح} ۱۷ ر اکتوبر میاں محمد صادق ولد میاں رحیم بخش صاحب کا نکاح ۵۰۰ روپے مہر پر مساۃ فاطمہ بیگم ہمشیرہ حاجی اللہ دتا صاحب قائمین نوشہرہ چھاؤنی کے ساتھ مرزا غلام حیدر صاحب وکیل نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار چودھری غلام علی ایم۔ ای۔ ایس رسالپور چھاؤنی

ولادت} (۱) عزیز ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اکرام اللہ تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے خاکسار ملک صلاح الدین

(۲) عزیزم عبدالرحمٰن جنیدی بی۔ اے کے ہاں ۲۷ ر اکتوبر کو لڑکی پیدا ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اکمل عفا اللہ عنہ قادیان (۳) ۱۱-۱۲ نبوت ۱۳۲۰ ہش کی درمیانی شب خدا تعالیٰ نے میرے بھائی شیخ ضیاء الحق صاحب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان کرام اس کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں (۴) امۃ الحی بیگم زہرہ بنت شیخ فضل حق صاحب قادیان (۴) سید عبدالجلیل صاحب بی۔ اے ابن سید حامد علی شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ سید بشیر احمد قادیان (۵) برادرم چودھری محمد اکرم صاحب پٹواری گنج مغلپورہ کے ہاں ۲ ر نومبر کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر میں برکت دے۔ اور اسے خادم دین بنائے۔
خاکسار محمد اشرف از گنج مغلپورہ

دعائے مغفرت} مختار احمد صاحب ابن چوہدری حسین بخش صاحب ساکن لہو چیت تحصیل سیالکوٹ جو نہایت مخلص نوجوان تھے۔ اور جن کی شادی پر ابھی ڈیڑھ ماہ ہی گزرا تھا۔ چند دن بیمار رہ کر بقضائے الٰہی ۳۰ ر اکتوبر کو راولپنڈی میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار کریم بخش سیکرٹری جماعت اور ابھا گو بھٹی (۲) خاکسار کی لڑکی امۃ الحق بعمر ۵½ سال ۸ نومبر بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئی ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبدالحق احمد گوگیرہ (۳) چودھری سعد الدین صاحب ایم۔ اے بی ٹی کا بچہ امیر الدین

الفضل کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر

یوم پیشوایان مذاہب پر الفضل کا سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نمبر انشاء اللہ شائع ہوگا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مضامین درج کئے جائیں گے سلسلہ کے اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ بہت جلد مضامین نثر یا نظم میں ارسال کر کے ثواب عظیم حاصل کریں۔ وقت چونکہ بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے جس قدر جلد مضامین ارسال کئے جائیں گے۔ اسی قدر زیادہ باعث شکریہ ہوگا۔

تحریک جدید کا جہاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے جہاد سب پر فرض کیا ہے۔ اور جہاد یہ بتا دیتا ہے۔ کہ اپنے عزیزوں اپنے رشتہ داروں اپنے دوستوں اور اپنے ساتھیوں کے مقابلہ میں اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کتنی ہے۔ جہاد ہی ہے جو یہ بات روشن کر دیتا ہے۔ کہ خدا اور اس کے دین کو مومن ترجیح دیتے ہیں۔ یا اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور اپنے دوستوں کو"۔

تحریک جدید کے مجاہد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ وہ عہد جو اپنے امام کے حضور اپنی خوشی سے کیا تھا۔ اور جس کی میعاد صرف ایک عشرہ رہ گئی ہے کیا وہ پورا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو ۳۰ ر نومبر ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا ساتویں سال کا وعدہ پورا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مسئلہ خلافت کی تعلیم و تلقین کا ہفتہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مسئلہ خلافت کے متعلق ۲۳ تا ۲۹ نومبر انشاء اللہ ہفتہ تعلیم و تلقین منایا جائے گا۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ اس ہفتہ کو پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ خدام و انصار اپنے اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ بالالتزام جلسہ منعقد کریں۔ تقاریر کے باقاعدگی سے نوٹ لیں۔ اور ہر روز کا سبق اچھی طرح یاد کر لیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا میں انسانی جان کا سب سے زیادہ احترام قائم کیا

ناظرین اس بیہودہ گوئی سے آگاہ ہو چکے ہیں۔ جو امریکہ کے ایک اخبار "سنڈے نیوز" نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کی۔ اس جاہل مطلق کو ہٹلر کی خون آشامی اور ظلم کی کوئی مثال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاکیزہ صفات کے سوا نہ مل سکی۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

دراصل اہل یورپ کی خدا تعالےٰ کے پاکیزہ بندوں اور برگزیدوں خصوصاً مجسمۂ پاکیزگی و برگزیدگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بیباکانہ گستاخی بھی ان عداوتوں کے موجبات میں سے ایک اہم مُوجب ہے۔ جو آئے دن یورپ اور امریکہ پر آتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں نے اس اخبار کے خلاف بہت شور مچایا۔ اسمبلی میں سوالات کئے گئے مسلم اخباروں نے نوٹ اور آرٹیکل لکھے۔ لیکن یہ کسی نے نہ سوچا کہ اس وجہ کو دُور کرنے کی کوشش کی جائے جو ایسی بیہودگیوں کی جڑ ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اس قسم کی بیہودہ حرکات میں بہت سا دخل اہل مغرب کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحیح حالات سے ناواقفیت کا ہے۔ اور یہی وُہ چیز ہے۔ جو ایسی گستاخی کرنے والوں کو انتہائی عذاب سے بچا لیتی ہے۔ ضرورت ہے اس بات کی۔ کہ یورپ اور امریکہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق صحیح حالات اور واقعات کی اشاعت کی جائے۔ اور ان لوگوں کے لئے درست واقفیت بہم پہونچائی جائے۔

"سنڈے نیوز" نے جو کچھ لکھا ہے۔ وُہ سراسر جہالت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے۔ کہ آپؐ خون آشام نہ تھے۔ بلکہ بنی نوع انسان کے حقیقی ہمدرد و بہی خواہ اور انسانی جان کا حقیقی احترام کرنے والے اور حقیقی احترام کرنے کا سبق دُنیا کو دینے والے تھے۔ انسانی جان کا احترام بے شک دُنیا میں عام لوگ کرتے ہیں۔ اور اس کو مدنظر نہ رکھنے والے بہت کم لوگ ہیں لیکن یہ احترام سزا کے خوف سے ہوتا ہے۔ اور اس بات کو مذہب کا رنگ صرف اسلام نے دیا ہے۔ یہی وُہ مذہب ہے جس نے نفسِ انسانی کے احترام کو اپنا ایک اہم جزو قرار دیا۔ اور اس کی خلاف ورزی کا شمار بدترین گناہوں میں کیا۔ دُنیا کا کوئی اور مذہب ایسا نہیں۔ جس نے احترام نفس کی ایسی صحیح اور مؤثر تعلیم دی ہو جیسی اسلام نے دی ہے۔ قرآن کریم میں جگہ جگہ اور مختلف پیرایوں میں احترام نفس انسانی کی تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں کی علامات بیان کرتے ہُوئے فرماتا ہے:۔ لا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی وُہ اس جان کو جسے اللہ تعالےٰ نے محترم قرار دیا ہے۔ بغیر حق کے ہلاک نہیں کرتے۔

پھر فرمایا:۔ قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم ان لا تشرکوا بہ شیئاً و بالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصّٰکم بہ لعلکم تعقلون۔ یعنی آؤ۔ مَیں تم کو پڑھ کر سناؤں۔ کہ اللہ نے تم پر کیا کیا حرام کیا ہے۔ تم پر واجب ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ والدین سے نیک سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو مفلسی اور تنگدستی کے باعث قتل نہ کرو۔ ہم تم کو بھی اور ان کو بھی رزق دیتے ہیں۔ بدکاریوں کے قریب نہ جاؤ۔ خواہ وُہ مخفیہ ہوں۔ اور خواہ علانیہ اور اس جان کو جسے اللہ نے محترم قرار دیا ہے ہلاک نہ کرو۔ سوائے حق کے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہیں اس کی تاکید کی ہے۔ تا تم عقل سیکھو۔

اس تعلیم کے اوّلین مخاطب وُہ لوگ تھے۔ جن کے نزدیک انسانی جان کی کوئی قیمت ہی نہ تھی۔ اور جو ذاتی مفاد کی خاطر اپنی اولاد کو بھی موت کے گھاٹ اتار دینے میں دریغ نہ کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ تعلیم دی۔ اور انہیں بے گناہوں کا خون بہانے سے روک دیا۔ قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں بھی بکثرت یہ تاکید پائی جاتی ہے۔ مثلاً چند درج کی جاتی ہیں۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اکبر الکبائر الاشراک باللہ وقتل النفس و عقوق الوالدین و قول الزور۔ یعنی کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ پھر قتل نفس۔ پھر والدین کی نافرمانی۔ پھر جھوٹ بولنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا۔ لن یزال المومن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دماً حراماً یعنی مومن اپنے دین کی وسعت میں اس وقت تک برابر رہتا ہے۔ جب تک وُہ کسی حرام خون کو نہیں بہاتا۔

نسائی کی ایک حدیث ہے۔ اوّل ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ واوّل ما یقضیٰ بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء۔ یعنی قیامت کے روز بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا۔ وُہ نماز ہے۔ اور پہلی چیز جس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان کیا جائے گا۔ وُہ خون کے دعوے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان تدعوا للہ ندّاً و ھو خلقک۔ یعنی تو کسی کو اللہ تعالےٰ کا شریک کرے۔ حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا۔ اس نے پوچھا۔ اس کے بعد بڑا گناہ کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ان تقتل ولدک ان یطعم معک یعنی تو اپنے بچے کو اس ڈر سے قتل کرے۔ کہ وُہ تیرے کھانے میں شریک ہوگا۔

اسی طرح اور بھی بیسیوں ارشادات قرآن کریم اور احادیث میں پائے جاتے ہیں۔ مگر ان چند ایک پر ہی سردست الحال اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور ایک صاحب انصاف کے لئے یہ بہت کافی ہیں۔ اس امر کا اندازہ کرنے کے لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانی خون کو کس قدر محترم قرار دیا ہے۔ اور اسے بہانا کتنا بڑا گناہ ٹھہرایا ہے۔ خود آپ مجبور ہو کر کئی جنگوں میں شریک ہُوئے۔ مگر اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو قتل نہیں کیا۔ ان حالات میں یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ کہ آج اس ہستی کو جو دُنیا میں انسانی خون کی حرمت کو اس قدر مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے والی ہے۔ خون آشام کہا جاتا ہے۔ اور ہٹلر جیسے خونخوار کی مشابہت دینے کے لئے آپؐ کے سوا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔

یہ صحیح ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض جنگیں کیں لیکن محض جنگ کرنے سے کوئی شخص خون آشام اور ظالم قرار نہیں پا سکتا کیونکہ بعض قوموں کو دفاعی جنگیں کرنی پڑتی ہیں۔ خود برطانیہ۔ بلکہ بالواسطہ طور پر امریکہ بھی آج ایک خوفناک جنگ کر رہے ہیں لیکن کیا انہیں محض اس وجہ سے ظالم اور خون آشام کہا جا سکتا ہے۔ اگر آج ہٹلر کا مقابلہ کرنے والے حق بجانب ہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کی تمام جنگیں دفاعی تھیں۔ تاریخ سے ایک معمولی واقفیت رکھنے والا بھی جانتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریباً تیرہ سال تک مکہ کی زندگی میں کفار کے ہاتھوں ایسے ایسے ہولناک مظالم برداشت کئے۔ جن کی مثال نہیں ملتی۔ مگر مقابلہ نہیں کیا۔ اور آخر مجبور ہو کر اپنے وطن کو خیر باد کہہ دیا۔ مگر خون آشامی کی طرح ڈالنا اور جنگ و جدال کا دروازہ کھولنا گوارا نہ کیا۔ پھر جب قریش مکہ نے مدینہ میں بھی آپ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ اور بار بار چڑھائی کرنے لگے۔ تو آپؐ نے مجبور ہو کر ان کے مقابلہ کی ٹھانی۔ اور اس وجہ سے آپ کو بھی بعض جنگوں میں حصہ لینا پڑا اور کوئی معقول انسان ان جنگوں کی وجہ سے جو سراسر دفاعی تھیں۔ آپ پر خون آشامی کا الزام نہیں لگا سکتا۔

بانجھ گائے اور وید مقدس

ویدک لٹریچر میں حیوانی قربانی کے احکام جس کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ان کا نمونہ ہدیہ ناظرین کیا جاچکا ہے۔ حیوان تو حیوان انسان کی قربانی کا بھی حکم ویدک لٹریچر میں موجود ہے۔ بلکہ احکام کے ساتھ مثالیں بھی موجود ہیں۔ کہ بعض ویدک دھرمی راجاؤں نے اپنے بیٹوں کو ذبح کیا۔ آج بانجھ گائے کے متعلق چند احکام ویدک لٹریچر کے درج کئے جاتے ہیں۔

بانجھ گائے کو ذبح کرنے کا حکم ویدک لٹریچر میں کئی جگہ آیا ہے۔ تیتری براہمن کے دوسرے کانڈ میں لکھا ہے کہ "مترا اور ورن نام کے دو دیوتاؤں کے لئے دو رنگوں والی بانجھ گائے کو ذبح کرو۔ اور رُدر دیوتا کے لئے چتکبری اور سورج دیوتا کے لئے سفید رنگ کی بانجھ گائے کو ذبح کرو۔" کرشن یجروید کے دوسرے کانڈ میں لکھا ہے۔ "جو آدمی روحانیت کا طالب ہو۔ وہ برہسپتی دیوتا کے نام سے سفید رنگ کی بانجھ گائے کو ذبح کرے۔ اور اپنے دشمنوں کی ہلاکت چاہنے والا آدمی برہسپتی دیوتا کے نام سے ایسی بانجھ گائے کو ذبح کرے۔ جس کے کان بھورے رنگ کے ہوں۔" اس قسم کے احکام کے علاوہ بڑے بڑے یگیوں کے خاتمہ پر کمعں بانجھ گایوں کو ہی ذبح کرنے کا حکم ہے۔ اور ذبح ہوتی بھی تھیں۔ اسی لئے ایسی گایوں کا نام کاتیاین شردت سوتر میں "انو وندھیا" یعنی آخر میں ماری جانے والی آتا ہے۔ گھوڑے کی قربانی جس کا نام اشومیدھ یگیہ ہے۔ اس کے خاتمے پر اکیس بانجھ گائے ذبح کرنے کا حکم ہے۔ ایکوشتی انو وندھیا (کاتیاین شردت سوتر) یعنی اس کے خاتمے پر اکیس بانجھ گائیں ذبح کرو۔ اور بھی کئی بڑے بڑے یگیوں میں اتنی ہی بانجھ گائیں ذبح کرنے کا حکم ہے۔ گوا مین یگیہ ایک معمولی یگیہ ہوتا تھا۔ اس کے متعلق لکھا ہے "تسرو انو وندھیا" یعنی اس کے خاتمہ پر تین بانجھ گائیں ذبح کرو۔ (کاتیاین شردت

سوتر ادھیائے ۱۳ کنڈکا ۴ سوتر ۴۶)

ان احکام میں کوئی تخصیص نہیں۔ کہ فلاں قوم یا فلاں آدمی بانجھ گائے ذبح کرے۔ اور نہ ہی اس کے گوشت کے کھانے کے متعلق کسی قسم کی تخصیص ہے۔ بلکہ ایتریہ برہمن میں لکھا ہے۔ کہ "قربانی کے حیوان کا گوشت ہر انسان حاصل کرنے کی آرزو کرے۔" البتہ اتھروید میں ایک مقام پر کچھ منتر ایسے ہیں جن میں لکھا ہے کہ بانجھ گائے کو سوائے پڑھے لکھے برہمن کے اور کوئی نہ کھائے۔ ورنہ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اتھروید کانڈ ۱۲ سوکت ۴ "بانجھ گائے کا مالک اس کے بارے میں صرف یہی کہے۔ میں ابھی یہ مانگنے والے برہمن کو دے دیتا ہوں۔" اور پھر دے دے اس کا ایسا کرنا اسے اولاد دینے والا ہے جو آدمی دیوتاؤں کی ملکیت یہ گائے برہمنوں کو نہیں دیتا۔ اس کی اولاد اور اس کے حیوان تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے سر کی ہڈیاں توڑ دی جاتی ہیں۔ اور اس کے گھر جلا دیئے جاتے ہیں۔ جو آدمی اپنی کسی ضرورت کے لئے اپنی بانجھ گائے کے کچھ بال بھی (قینچی سے) لیتا ہے۔ اسکے سب بیٹے مر جاتے ہیں۔ اور اس کے بچھڑوں کو خونخوار بھیڑیا تباہ کر دیتا ہے۔ اگر اپنے مالک کے گھر میں بانجھ گائے کا کوئی بال کوا بھی اکھاڑ لے تو اتنے سے ہی اس مالک کے سب بیٹے مر جاتے ہیں۔ اور اسے تپ دق ہو جاتا ہے جو آدمی اپنی بانجھ گائے برہمنوں کو نہیں دینا چاہتا۔ دیوتا اسے کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور برہمن لوگ اس پر سخت خفا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اگر وہ مالک اپنی بانجھ گائے سے کوئی فائدہ اٹھانا بھی چاہے تو کسی اور حیوان سے حاصل کرلے۔ کیونکہ بانجھ گائے کو برہمنوں کے حوالے نہ کرنا تو مالک کو تباہ ہی کر دیتا ہے۔ مگر دے دینے سے کوئی خوف نہیں رہتا۔

ان منتروں کے متعلق بطور تشریح کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ بانجھ گائے کی قربانی ویدوں کی رو سے اپنے اندر خصوصیت رکھتی ہے۔ خاکسار ناصرالدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

مولوی سید غلام رسول صاحب مرحوم

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ جماعت احمدیہ سونگڑہ کے نہایت معزز رکن مولوی غلام رسول صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس نے ۳۱ اکتوبر (۱۹ رمضان) کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تعطیلات دسہرہ کے بعد مجلس خدام کٹک کا ۲ نومبر کو جلسہ ہوا۔ جس میں آپ کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ صدر جلسہ مولوی سید محمد زاہد صاحب نے مرحوم کی تعریف میں نہایت درد انگیز تقریر کی۔ اور بتایا کہ مرحوم نے کہا تھا کہ میری لاش میرے باغ میں دفن کی جائے اتفاق ایسا ہوا کہ قبرستان میں دفن کرنے کے لئے جب تجویز ہوئی تو غیر احمدیوں نے فساد مچایا۔ قبرستان احمدیوں اور غیر احمدیوں کا مشترکہ ہے۔ بعض جگہ دینے پر رضامند بھی ہو گئے لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے باغ میں دفن کرنے کے لئے کہا ہے۔ تو امیر صاحب صوبہ اڑیسہ اور دیگر بزرگان جماعت نے مناسب سمجھا۔ کہ اس بات کو پورا کیا جائے۔

آپ نہایت خوش اخلاق حد درجہ مہمان نواز عالی حوصلہ اور نہایت خندہ پیشانی سے ملنے والے تھے۔ مخالفین کی شرارت اور فتنہ و فساد کے وقت جماعت کو آپ کے تجربات اور شخصیت کی وجہ سے بہت مدد ملتی تھی۔ حضرت امیر صاحب محترم کے دست راست تھے باوجود کمزوری اور بیماری کے آپ نے مرض الموت تک جماعت کی خدمت کی اور جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال کا بار سنبھالا۔ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد آپ نے اپنے اور اپنے گھر کے اندر غیر معمولی تبدیلی پیدا کرلی تھی۔ آپ کی وفات کی وجہ سے جماعت کے اندر ایک ناقابل تلافی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اور اپنے قرب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلصین کے ساتھ جگہ عنایت فرمائے اور ان کے پسماندگان (دو بیویاں ایک کمسن لڑکا اور صاحبزادی مرحومہ کے دو بچے) اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ خاکسار علاء الدین احمد سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ شاخ کٹک

مسجد احمدیہ سری نگر کا چندہ اور احباب کرام کا مخلصانہ تعاون

خاکسار گذشتہ دنوں جالندھر شہر و چھاؤنی۔ ہوشیارپور شہر اور اس ضلع کے چند دیہات۔ کپورتھلہ۔ بیاس۔ امرتسر اور قادیان میں مسجد احمدیہ سری نگر (کشمیر) دھیان خانہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے گیا۔ ہر مقام پر احمدی بھائیوں اور بہنوں نے نہایت مخلصانہ طریق سے اس تحریک کا استقبال کیا۔ ان کے اس اخلاص۔ جوش اور ہمت نے میرے قلب پر خاص اثر پیدا کیا۔ ہماری جماعت پر چندوں کا کافی بوجھ ہے خصوصاً قادیان کے دوستوں پر لیکن میں نے دیکھا کہ جب ہی مقامی کارکنوں کی معیت میں احباب جماعت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو ایک بہت بڑی اکثریت نے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ چونکہ میرے پاس وقت تھوڑا تھا اس لئے ہم رات کے گیارہ بجے تک قادیان کے محلوں میں پھر کر چندہ جمع کرتے رہے۔ ہم نے بعض سوئے ہوئے دوستوں کو جگا کر بھی چندہ طلب کیا۔ اور انہوں نے خندہ پیشانی سے پیش کر دیا۔ دیہات میں چونکہ میں نے ایک ایک دن میں دو دو تین تین گاؤں کا دورہ کیا۔ اس لئے بعض مقامات پر ہم دوپہر کے قریب پہنچے۔ بعض دوست باہر کاشت کاری کے لئے گئے ہوئے تھے۔ انہیں بلا کر ہم نے چندہ طلب کیا۔ تو انہوں نے فراخ دلی سے اس میں حصہ لیا۔ قادیان کے علاوہ ہوشیارپور۔ جالندھر اور کپورتھلہ کا بھی دورہ کیا۔ اس سفر میں جن اصحاب نے میری مدد کی ہے۔ ان کا اپنی طرف سے اور کشمیر کے احمدیوں کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا گو ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر بیش از بیش برکات نازل کرے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ان تمام اصحاب کے لئے دعا کی درخواست کی گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مالی معاونت میں بیش از بیش حصہ لینے کے علاوہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ مسجد جلد از جلد مکمل ہو۔ اور سلسلہ کی ترقی اور مضبوطی کا باعث ہو۔ خاکسار عبد الواحد مدیر اخبار اصلاح سرینگر

جناب مولوی محمد علی صاحب کی زبان و قلم سے خلافتِ ثانیہ کے بعض روشن دلائل!

حال ہی میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے امیر غیر مبایعین کی تصنیف "خلافتِ راشدہ" نظر سے گذری ۔ اس میں جناب مولوی صاحب نے بہت سے دلائل خلفائے راشدین کی خلافت کو برحق ثابت کرنے کے لئے دیئے ہیں ۔ فی الحقیقت وہ دلائل ہر طرح سے بڑے ہی معقول، وزنی اور مبنی بر حقیقت ہیں ۔ لیکن یہ نہایت تعجب اور تاسف کا مقام ہے ۔ کہ وہی دلائل جب ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت کی تائید میں پیش کرتے ہیں ۔ تو جناب مولوی صاحب بجائے ان سے فائدہ اٹھانے کے الٹا ان کی تردید اور تغلیط پر کمربستہ ہو جاتے ہیں ۔ میں چند ایک مثالیں عرض کرتا ہوں ۔ شائد کوئی سعید روح فائدہ اٹھائے!!

جناب مولوی صاحب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کی خلافت کو جائز ثابت کرنے کے لئے ایک دلیل یہ دیتے ہیں :۔ "حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو سب نے خوشی خوشی آپ کی بیعت کی ۔ اگر ایک یا دو آدمی علیحدہ بھی رہ گئے ہوں ۔ پھر بھی انتخاب متفقہ ہوگا ۔ حالانکہ اگر کثرت رائے سے بھی ہوتا ۔ تو ہرج نہ تھا ۔" گویا جناب مولوی صاحب کے نزدیک اگر مسلمانوں کا ایک خاصہ گروہ اس انتخاب کے خلاف بھی ہوتا ۔ تو بھی جب تک کثرت آپ کی طرف تھی ۔ آپ کی خلافت بالکل جائز اور درست تھی ۔ بعینہٖ اسی دلیل سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی خلافت کو ثابت کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ غیر مبایعین کو خود تسلیم ہے ۔ کہ "لوگوں نے بلا تامل بیعت کرلی . . . . . . سوائے معدودے چند اشخاص کے میاں صاحب کے ساتھ ساری جماعت تھی ۔" اب انصاف تو یہی کہتا تھا ۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت کو اپنی دلیل کے مطابق تسلیم کر لیتے ۔ لیکن افسوس! ایسا نہ کیا ۔ جب ہم ان کی اس اپنی تسلیم شدہ دلیل کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ تو آپ کو معلوم ہے کیا جواب ملا کرتا ہے؟ یہ کہ "خدا کی فعلی شہادت اسے نہیں کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی کو جماعت کا کثیر حصہ خلیفہ مان لے ۔" (ٹریکٹ مولوی غلام حسن صاحب سے گذارش) (۲) "ہمارے نزدیک یہ کثرت کوئی چیز نہیں ۔" ملاحظہ فرمایا آپ نے! ایک ہی دلیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تو جائز کردیتی ہے ۔ لیکن حضرت فضلِ عمر ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت کے لئے وہی دلیل "کوئی چیز ہی نہیں" رہتی!!!

اور سنیئے! جناب مولوی صاحب ایک اور دلیل سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے جواز میں یہ دیتے ہیں ۔

"سنہ ۹ ھ میں جب صحابہؓ حج کیلئے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی غیر حاضری میں حضرت ابوبکرؓ کو امیر حج مقرر کیا ۔ جب آنحضرت صلعم آخری بیماری میں نمازوں میں تشریف آوری سے معذور ہوگئے ۔ تو حضرت ابوبکرؓ کو اپنی جگہ امام مقرر کیا ۔ غرض حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت جملہ اصحاب پر روز روشن کی طرح ظاہر تھی ۔ اور اسی لئے جب خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی ۔ تو تمام لوگوں کی طبائع کا رجحان خود بخود حضرت ابوبکرؓ کی طرف تھا" (صـ۶) "آپ کی فضیلت اس سے ظاہر ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ مسلمانوں کا امام بنایا" (صـ۷) یہ دلیل بھی نہایت معقول اور وزنی ہے ۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ کو امام بنانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عملی اشارہ تھا ۔ کہ میرے بعد عہدِ خلافت و امامت کا مستحق یہی انسان ہے ۔ لیکن کیا جناب مولوی محمد علی صاحب آج اسی دلیل کی روشنی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت کو تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں؟ ممکن ہے ہمارے الفاظ ان کی طبیعت پر گراں گذریں ۔ لہٰذا میں جناب مولوی صاحب کی خدمت میں بڑے ادب سے صرف چند لفظوں کو تبدیل کرکے انہی کے الفاظ میں عرض کرتا ہوں :۔

"سنہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ ملتان میں ایک شہادت کیلئے تشریف لے گئے ۔ تو حضور نے اپنی غیر حاضری میں حضرت محمود ایدہ اللہ تعالٰی کو امیر جماعت قادیان مقرر کیا ۔ جب حضرت خلیفۂ اوّل آخری بیماری میں نمازوں میں تشریف آوری سے معذور ہو گئے ۔ تو حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالٰے کو اپنی جگہ امام مقرر کیا ۔ غرض حضرت فضلِ عمر کی فضیلت جملہ جماعت پر روز روشن کی طرح ظاہر تھی ۔ اور اسی لئے جب خلیفہ کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی ۔ تو تمام لوگوں کی طبائع کا رجحان خود بخود حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالٰے کی طرف تھا ۔"

"آپکی فضیلت اسی سے ظاہر ہے ۔ کہ حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی جگہ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا پریذیڈنٹ بنایا ۔" اب اگر حق اور انصاف کوئی چیز ہے ۔ تو مولوی محمد علی صاحب اپنی اس دلیل کو جھٹلائیں نہیں ۔ اور بلا تامل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت اور حضور کی فضیلت کو بھی تسلیم کریں ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت کے متعلق ہمارے غیر مبایعین دوستوں کو سب سے بڑی شکایت یہ ہوا کرتی ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ حضور کو ایسا "مطاع الکل" خلیفہ کیوں تسلیم کرتی ہے ۔ جو انجمن اور تمام جماعت پر حاکم ہے ۔ کیونکہ ان کے نزدیک "اسلام کا دامن ایسی خلافتوں سے پاک ہے ۔" (مرأۃ الحقیقۃ) اور "قرآن کی رو سے مسلمانوں کی سلطنت یا تنظیم جو کچھ بھی ہوگی ۔ شوریٰ کے ماتحت ہوگی ۔ اس کے نزدیک ایک فرد واحد کے دماغ پر بھروسہ کرنا غلطی ہے ۔" (مرأۃ الحقیقۃ صـ۳۴) یہ ہے غیر مبایعین کا وہ مایۂ ناز اعتراض جسے وہ بڑی تحدی سے پیش کیا کرتے ہیں ۔ اس اعتراض کو بھی ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت پر بحث کرتے ہوئے بڑی خوبی سے حل کردیا ہے ۔ ملاحظہ ہو ۔ جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں :۔

"باوجود صحابہؓ کی مخالفت کے آپ نے اسامہ کے لشکر کو نہ روکا ۔ کیونکہ آپؓ نے فرمایا کہ یہ لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے تیار ہوا ہے ۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا ۔ ایسا ہی اسامہ کی جگہ دوسرا افسر مقرر کرنے سے بھی انکار کر دیا ۔ کیونکہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا ۔ لیکن جہاں صراحت سے کوئی بات موجود نہ ہو ۔ وہاں آپ کا طرزِ عمل شوریٰ تھا" (صـ۳۹)

مندرجہ بالا سطور میں جناب مولوی صاحب نے اصولی طور پر تسلیم کرلیا ہے ۔ کہ (۱) حضرت ابوبکرؓ بھی مطاع الکل خلیفہ تھے ۔ کیونکہ انہوں نے تمام صحابہؓ کی رائے کو جھٹلا دیا ۔ (حالانکہ صحابہؓ بھی خوب جانتے تھے کہ یہ لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تیار کیا) (۲) تمام جلیل القدر صحابہؓ موجود تھے (جنکی آزادی رائے اور حریت کو اکثر غیر مبایعین پیش کیا کرتے ہیں ۔) مگر اس مقدس گروہ میں سے کسی ایک کو بھی تو یہ خیال نہیں آیا ۔ کہ "اسلام کا دامن ایسی خلافتوں سے پاک ہے ۔" اور یہ کہ "ایک فرد واحد کے دماغ پر بھروسہ کرنا غلطی ہے ۔" گویا اس مقدس گروہ نے (اللہ تعالٰے کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) بھی اپنے عمل سے اسی امر کو کھلا کھلا تسلیم کرلیا ۔ کہ ان کے نزدیک خلیفۂ وقت "مطاع الکل" اور "حاکم" ہوتا ہے ۔ جو بعض اوقات سب کی رائے پر اپنی رائے کو فائق کرسکتا ہے ۔

غیر مبایعین بھائیو! بتلایئے اور انصاف سے بتلایئے ۔ اب آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی خلافت پر کیا اعتراض باقی رہ گیا؟ حضور کا چھبیس سالہ عہدِ خلافت کیا اس بات کا کھلا کھلا ثبوت نہیں کہ جہاں صراحت سے کوئی بات نہ ہو ۔ وہاں آپ کا طرزِ عمل بھی "شوریٰ" ہے ۔ ہاں شاذ کے طور پر حضور بعض دفعہ اپنے خدام کی رائے کے خلاف بھی کر دیا کرتے ہیں ۔ اور ایسا کرنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے ۔ جیسا کہ آپ بھی "حضرت امیر" تسلیم کرتے ہیں ۔ اب آپ خود ہی انصاف کریں ۔ اصولی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں آخر کیا فرق اور اختلاف رہ گیا جس کی بناء پر

"کوبے" (جاپان) سے قادیان تک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور انگریزی کونسل (جاپان) کے مشورہ سے ۲۷ ستمبر ۱۹۴۱ء کو خاکسار یوکوہاما (جاپان) سے دارالامان کے لئے روانہ ہوا۔ انگریزی حکومت نے بین الاقوامی حالت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے۔ انگریزوں اور انگریزی حکومت کی رعایا کو جاپان سے واپس لانے کے لئے Anhui جہاز بھیجا تھا۔ عام حالات میں ہر غیر ملکی کو یہ سال ملک میں قیام کے لئے اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے جاپان سے واپسی کے سوال پر پولیس سے دو قسم کی اجازت حاصل کرنی ضروری تھی۔ (۱) اپنی ذات کیلئے (۲) ساتھ لیجانیوالے اسباب کے لئے۔ موخر الذکر اجازت بہت مشکل اور خاص جد و جہد کی محتاج تھی۔ روانگی سے ایک ہفتہ قبل ہر ٹرنک سوٹ کیس اور بستر وغیرہ کی نیز ہر اس چیز کی جو اس کے اندر ہو۔ ایک تفصیلی رپورٹ بھیجنی ضروری تھی۔ اس طور پر کہ چیزوں کی تعداد۔ قیمت اور ٹرنک کا نمبر واضح طور پر لکھا جائے۔

بندرگاہ کے احاطہ کے اندر کسٹم کے معائنہ کے لئے پورے ۲ دن صرف ہوئے۔ ایسا تفصیلی معائنہ۔ اور ایسی زبردست احتیاط کہ ایک ایک چیز کو اوپر نیچے سے ہلا جھنجھوڑ کر دیر تک دیکھا جاتا تھا۔ نیز مجھے "کوبے" سے "یوکوہاما" آتے وقت پولیس سے اجازت لینے کا خیال نہ رہا۔ جب جہاز پر سوار ہونے لگا۔ تو پاسپورٹ افسر نے یہ کہکر روک لیا کہ تمہارے پاس پولیس کی اجازت نہیں۔ اور تم اس کے بغیر جہاز پر سوار نہیں ہو سکتے۔ کچھ سوالات کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ میں نے جان بوجھ کر اجازت لینے میں کوتاہی نہیں کی تو اس نے خود "یوکوہاما" بندرگاہ سے "کوبے" ٹیلیفون کیا اور مجھے بھی باہر جاکر ٹیلیفون پر اجازت لینے کے لئے کہا۔

۲۷ ستمبر کو جہاز "یوکوہاما" سے روانہ ہوا۔ اور ۳۰ ستمبر بعد دوپہر طوفان نے جہاز کو آگھیرا۔ جہاز ابھی "یوکوہاما" اور ہانگ کانگ کے درمیان تھا۔ اور اس سمندر کا طوفان Typhone تائی فون کے نام سے بہت مشہور ہے رات کے وقت طوفان بہت سخت ہو گیا۔ اور مسافروں کا بہت برا حال تھا جان بچانے کی کشتیاں اور جہاز کے جنگلے سب ٹوٹ گئے۔ کپتان نے کہا۔ اگر یہ حالت پانچ منٹ اور رہتی۔ تو جہاز غرق ہو جاتا۔ مولیٰ کریم نے محض اپنے فضل و کرم سے جہاز کو بچایا۔

ہانگ کانگ سے کلکتہ تک خدا کے فضل سے موسم اچھا رہا۔ اور تلاطم نہیں ہوا۔ اور اگر کبھی تھوڑا بہت ہوا بھی تو وہ اس قدر گراں نہ گذرا۔ کیونکہ تائی فون کا نظارہ دیکھ چکا تھا۔

کل ہندوستان واپس آنیوالوں کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ جس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ بیس کے قریب مسلمان تھے۔ وقتاً فوقتاً ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ بعض ان میں سے احمدیت کی خدمت اسلام کے بہت دلدادہ تھے۔

دو احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مطالعہ کے لئے مانگیں۔

ہانگ کانگ میں ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب نے Canton کینٹن سے آکر ملاقات کی۔ سنگاپور میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز مجاہد تحریک جدید سے ملاقات ہوئی۔ اور ملائی احمدی دوستوں سے مل کر ازحد خوشی ہوئی۔

کلکتہ میں پانچ چھ دن تک قیام رہا بہت سے دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ اور بعض دوست اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے بھی تشریف لائے۔

راستہ میں لکھنؤ۔ مراد آباد۔ شاہجہانپور انبالہ وغیرہ اسٹیشنوں پر بزرگان احمدیت پھولوں کے ہار اور پھلوں کی ٹوکریاں لیکر استقبال کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اجر عطا فرمائے۔ اور ان کے اخلاص میں پہلے سے زیادہ ترقی دے۔ آمین

میں ۹ جنوری ۱۹۳۷ء کو دارالامان سے جاپان کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس عرصہ میں مجھے وہاں جاپانی زبان سیکھنے اور انفرادی تبلیغ زبانی اور بذریعہ تحریر کرنے کا موقع ملتا رہا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں قرآن مجید بھی حفظ کیا۔ جاپانی زبان بہت مشکل ہے۔ اور جاپان میں تبلیغ اسلام و احمدیت کے لئے بہت مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوفی عبدالقدیر صاحب بی۔اے اور خاکسار نے اس سرزمین میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اور بیج بویا گیا ہے۔ جلد یا بدیر اس کے ثمرات پیدا ہونگے۔

خاکسار عبدالغفور ناصر جالندہری مجاہد تحریک جدید

مسئلہ کفر و اسلام اور مولوی محمد علی صاحب

غیر مبایعین اور مولوی محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ کبھی کافر کہا اور نہ ایسا سمجھتے ہیں۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسا کہا۔ میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند ایک تحریرات کے اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ جن سے ناظرین پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ غیر مبایعین کہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ مولوی محمد علی صاحب کا موجودہ عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ اور خود ان کے مذہب کے سابقہ عقیدہ کے سراسر خلاف ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "فدفع اللہ عن عبدہ کلھا مکرھم و لو کان مکرھم یزیل الجبال وانزل علی کل مکار شیئاً من النکال و کل من دعا علی عبدہ ردہ علیہ دعاءہ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال (حقیقۃ الوحی عربی صہ ۱۳)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے اس تدبیر کا اثر رد کر دیا جو مخالفوں نے کیا۔ وہ تدبیر ایسی تھی کہ پہاڑوں کو ہلا دیتی۔ ہر ایک تدبیر کنندہ پر کوئی نہ کوئی سزا نازل کی اور جس نے خدا کے بندے (مسیح موعودؑ) کے خلاف بددعا کی تو خدا تعالیٰ نے اسکی بددعا کو رد کر دیا۔ کیونکہ کبھی کافر کی دعا قبولیت حاصل نہیں کرتی۔

(۲) دافع البلاء صہ ۱۱ پر حضور فرماتے ہیں:۔ "بالآخر میاں شمس الدین صاحب (سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور) کو یاد رہے کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں آیت امن یجیب المضطر لکھی ہے اور اس سے قبولیت دعا کی اُمید کی ہے یہ امید صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ کلام الہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہے جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہو نہ سزا کے طور پر لیکن جو لوگ (ایک نبی کا انکار کر کے) سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں۔ وہ اس آیت کے مصداق نہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوحؑ۔ قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جائیں مگر ایسا نہیں ہوا۔ اور خدا کے ہاتھ نے ان قوموں کو ہلاک کر دیا اور اگر میاں شمس الدین کہیں۔ کہ پھر ان کے مناسب حال کونسی آیت ہے (کیونکہ وہ خدا کے نبی کی تکفیر و تکذیب کر کے کافر ہو چکے ہیں) تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ ما دعاء الکافرین الا فی ضلال"

مندرجہ بالا عبارت کو مولوی صاحب نے رسالہ ریویو جلد ا نمبر ۶ ماہ جون ۱۹۰۲ء صہ ۲۶۰ پر بحیثیت ایڈیٹر ریویو شائع کیا جس سے ثابت ہے۔ کہ وہ اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے متفق تھے پھر مولوی صاحب نے جلد ا نمبر ۷ جولائی ۱۹۰۲ء کے صہ ۲۹۷ پر یہی آیت منکرین کے حق میں پیش کی۔ اسی طرح جب مولوی محمد علی صاحب قادیان میں تھے تو انکا یہی عقیدہ تھا لیکن لاہور آکر اسے تبدیل کر لیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے منشاء کے خلاف یوں لکھا:۔ "کافر جو بعض وقت اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرتے ہیں۔۔۔ کہ وہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دُعا کو بھی سُن لیتا ہے۔" کیا یہ تحریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے سراسر خلاف نہیں کیا وہی عقیدہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ میں غیر مبایعین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسری طرف مولوی صاحب کی تحریر

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۹۸۲:- میں مرزا عطاء اللہ ولد مرزا محمد نصراللہ صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ ۱۳۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت تک میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے جیب خرچ کے طور پر والد صاحب کی طرف سے پانچ روپے ماہانہ ملتے ہیں۔ میں اسکا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔ اور آئندہ اپنی آمد یا جیب خرچ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا میرے مرنیکے بعد جسقدر میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو انجمن اس کے دسویں حصہ کی حقدار ہوگی۔ العبد۔ خاکسار مرزا عطاء اللہ بقلم خود متعلم جماعت دوازدہم رندھیر کالج کپورتھلہ۔ گواہ شد: محمد احمد کپورتھلہ ۲۲ ۱۳۲۰ ہش۔ گواہ شد: مسعود احمد خلف منشی ظفر احمد صاحب مرحوم

نمبر ۵۹۸۳:- میں محمد اسمٰعیل بقاپوری ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قوم جٹ جالپ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال نئی دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم ماہ ظہور ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

ہمارے معاونین

نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ بعض اصحاب "الفضل" کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہیں۔ ہم ان تمام دوستوں کا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس واحد روزانہ آرگن کی امداد فرما رہے ہیں۔ دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی حسنات و برکات سے بہرہ اندوز فرمائے آمین۔ حال ہی میں جن اصحاب نے "الفضل" کے نئے خریدار مہیا فرمائے ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ (۱) مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ۔ راولپنڈی (۲) جناب منظور حسین صاحب شیخوپورہ۔ (۳) جناب محمد شمس الدین صاحب کلکتہ

ہم "الفضل" کے ہر خریدار سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

خاکسار منیجر

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اسکو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں وکشمیر کا نسخہ "محافظ اٹھرا گولیاں" رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک۔

قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولے یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

امرت دھارا برتنے والے اصحاب

بہت سی امرت دھارا جلدی خرید لیں

کیوں؟

لڑائی جب سے شروع ہوئی ہے۔ سب چیزیں دن بدن مہنگی ہو رہی ہیں۔ ہم نے پچھلی لڑائی میں بھی قیمتیں بہت بڑھ جانے پر کچھ نفع نہ ہوتے ہوئے بھی امرت دھارا کی قیمت وہی برقرار رکھی تھی۔ اس بار بھی ہمارا ارادہ یہی ہے۔ (مالک پورا کرے) ہم **امرت دھارا** کی قیمت کو نہ بڑھائیں۔ ہماری ادویات کی قیمتیں اس وقت چار گنا ہو گئی ہیں۔ تو بھی ہم نے امرت دھارا کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا ہے۔ مگر لڑائی لمبی ہو رہی ہے۔ حالات جلدی جلدی بدل رہے ہیں۔ قیمتیں اوپر جا رہی ہیں۔ اسواسطے کہا نہیں جا سکتا کہ کیا نتیجہ ہو۔ اور ہم نہ چاہتے ہوئے بھی قیمتیں بڑھانے کے واسطے مجبور ہو جائیں۔ اس واسطے ہمارے مہربان شکایت نہ کریں۔ کہ ہم کو پہلے خبر نہیں دی۔ اسواسطے بذریعہ اس نوٹس کے لکھا جا رہا ہے۔ کہ احتیاطاً جتنی بھی زیادہ سے زیادہ امرت دہارا آپ خرید کر رکھ سکتے ہیں۔ رکھ لیجیئے۔ یہ کبھی خراب ہونے والی چیز نہیں ہے۔ کام بھی ہمیشہ اس نے دینا ہے۔ واجب جان کر عرض کر دیا ہے۔ امرت دہارا ہر شہر میں مل جاتی ہے۔ وگرنہ سیدھی ہم سے منگوا لیں نقلوں سے محتاط رہیں۔ ہمیشہ امرت دہارا کا نام اور پنڈت جی کی تصویر پیکٹ پر دیکھ لیں

میسرز مہلیا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دہارا کے سول ایجنٹ ہیں۔

دوکاندار ایجنسی کے واسطے ان سے بھی خط وکتابت یا بات چیت کر سکتے ہیں۔ کمیشن برابر ایک ہی ہوگا۔

قیمت بڑی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے

خط وکتابت وتار کیلئے پتہ:- امرت دہارا اوشدہالیہ۔ امرت دہارا بھون

منیجر امرت دہارا نمبر ۱۲ الاہور المشتہر

امرت دہارا روڈ۔ امرت دہارا ڈاکخانہ **لاہور**

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہو۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ آپ کو مہیا کر کے دینگے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:-

حب مروارید عنبری

یہ دوا دل اور دماغ کی طاقت کیلئے بے نظیر ہے۔ لمبی بیماریوں کے بعد یا زیادہ کام کرنے کے بعد جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے یہ دوا اکسیر ہے۔ اس سے بعض ایسے مریضوں کو بھی جو سالہا سال سے دل کی دھڑکن یا دماغ کی کمزوری میں مبتلا تھے۔ حیرت انگیز فائدہ ہوا یہ دوا تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے۔ اور صدیوں سے اطباء کی مجرب ہے۔ دواخانہ نے اور اصلاح کر کے اسے ایک بے نظیر دوا بنا دیا ہے۔ دل و دماغ معدہ یا جگر کی کمزوری ایسی نہیں۔ جسے نظر انداز کیا جا سکے۔ ایسے امراض کو بے علاج چھوڑ دینا نہایت ہی خطرناک ہوتا ہے۔ قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے۔ اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفیکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

مکرمی محترمی جناب فتح محمد صاحب شرما کراچی سے تحریر فرماتے ہیں:- کہ "میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ سر درد تقریباً دس سال سے شدید بیمار تھیں۔ میں نامور حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ ٹیکہ جات بھی لگوائے۔ مگر بجائے فائدہ کے بیماری میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ جولائی ۱۹۴۱ء کو سندھ کی زمین دیکھنے کیلئے مجھے نبی سر روڈ جانا پڑا۔ اسجگہ جناب بابو عطاء اللہ صاحب نے فرمایا۔ کہ دواخانہ خدمت خلق سے حب مروارید عنبری منگوا کر استعمال کراویں۔ میں نے وہ دوا منگوا کر اپنے گھر میں استعمال کرائی۔ اور بفضل خداوند کریم ان کو بہت ہی فائدہ ہوا۔"

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک - ۱۶ نومبر - امریکہ کے قانون غیر جانبداری میں ترمیم کا بل پاس ہونے کے بعد جرمنی اور امریکہ میں بحری جنگ شروع ہوگئی ہے - چنانچہ آئس لینڈ کے جنوب اور ناروے کے پانیوں میں جرمن آبدوزوں نے روس کو سامان لے جانے والے امریکن جہازوں پر حملہ کردیا - امریکن جنگی جہازوں نے چند آبدوزیں غرق کردیں - اور کچھ گرفتار کرلیں - ایک جرمن جہاز بھی پکڑ لیا گیا -

برلن - ۱۶ نومبر - جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ اس کی فوجوں نے لینن گراڈ کو ولڈگا ریلوے لائن سے کاٹ دیا ہے روسیوں نے بھی اس خبر کو صحیح تسلیم کرلیا ہے - یہ ایک اہم ریلوے لائن ہے جس کے کٹ جانے سے لینن گراڈ کے محافظوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جرمن فوجوں نے ٹخیمسن کے محاذ پر ایک سو تیرہ مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے - یہ شہر لینن گراڈ سے ایک سو میل مشرق میں ہے ایک روسی اخبار نے لکھا ہے کہ جرمن فوجیں تمام محاذوں پر زبردست مورچے اور مشین گنوں کی چوکیاں تعمیر کررہی ہیں - یہ بھی کہا گیا ہے کہ سبسٹاپول سے جو روسی جان بچا کر بھاگے - وہ ترکی کی ایک بندرگاہ میں پناہ گزیں ہیں - روسیوں نے کرچ کی بندرگاہ کو خالی کرنا شروع کردیا ہے اور وہ کاکیشیا کو بھاگ رہے ہیں -

طہران - ۱۶ نومبر - ایرانی ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ گو جرمن اور اطالوی جاسوسوں کو ایران سے نکال دیا گیا ہے مگر ان میں سے ساٹھ کے قریب ابھی تک پہاڑوں میں چھپے ہوئے ہیں اور انکی گرفتاری کے لئے کوشش جاری ہے -

ٹوکیو - ۱۶ نومبر - جاپان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ چین کے پاس چار سال جنگ کے باوجود ابھی تک بیس لاکھ فوج موجود ہے اگرچہ اسکی فوجی سپرٹ کچل دی گئی ہے تاہم اسے مکمل طور پر مغلوب کرنے کے لئے مزید سرگرمیوں کی ضرورت ہے

شاہ جاپان نے پارلیمنٹ کے نام جو پیغام بھیجا - اس میں تمام ممبروں سے اپیل کی - کہ باہم تعاون سے کام لیں اور وزراء کو ہدایت کی کہ ایمرجنسی بل جسمیں ضمنی بجٹ بھی شامل ہے - جلد پیش کریں -

لنڈن - ۱۶ نومبر - بی - بی - سی کا بیان ہے کہ کینیڈین فوجیں بھی ہانگ کانگ کی حفاظت کے لئے پہنچ گئی ہیں - ان کی آمد کو انتہائی طور پر خفیہ رکھا گیا - یہ گویا موجودہ جنگ کا سب سے بڑا راز تھا - جو کسی کو آخر دم تک معلوم نہ ہو سکا - ہانگ کانگ کی حفاظت کے لئے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھادی گئی ہیں - بھاری توپیں پہاڑوں میں خفیہ مقامات پر نصب کردی گئی ہیں - اور پہاڑوں میں چھ میل لمبی سرنگ بھی تیار کی گئی ہے -

انقرہ - ۱۶ نومبر - برطانیہ کی کمرشل کارپوریشن کے نمائندوں نے ترکش افسروں کے ساتھ بات چیت کے بعد بتایا کہ برطانیہ ترکی کو ستر ہزار ٹن گندم مہیا کرے گا -

دہلی - ۱۶ نومبر - آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن میں حکومت ہند کے اس اقدام پر اظہار افسوس کیا ہے کہ جس وقت کانگرس پارٹی تخریبی اقدام اختیار کرکے ملک میں سول نافرمانی پھیلا رہی تھی - حکومت نے موجودہ دستور کے دائرہ میں بھی لیگ سے مفاہمت نہ کی - کمیٹی نے مسٹر فضل الحق صاحب کے معذرت نامہ قبول کرلیا ہے - اور اب ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائیگی - ایک ریزولیوشن میں حکومت ہند سے استدعا کی گئی ہے کہ علامہ مشرقی کو رہا کردے - کیونکہ ان کی نظربندی سے نہ صرف خاکساروں بلکہ عام مسلمانوں میں بھی اضطراب پیدا ہورہا ہے -

لنڈن - ۱۶ نومبر - نیوزی لینڈ کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ بحرالکاہل میں کسی لمحہ جنگ چھڑ سکتی ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان جارحانہ توسیع کی پالیسی پر چلنے کا فیصلہ کرچکا ہے -

ٹوکیو - ۱۶ نومبر - جاپان کے ایک مشہور اخبار نے لکھا ہے - کہ مسٹر روزویلٹ کے پاس جاپانی سفیر کا بھیجا جانا بحرالکاہل کے بحران کو رفع کرنے کے لئے جاپان کا آخری اقدام ہے - امریکہ نوٹ کرلے کہ جاپان کے دس کروڑ باشندے اپنے عزم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں -

واشنگٹن - ۱۶ نومبر - ڈپلومیٹک حلقوں کا خیال ہے کہ آئس لینڈ کی طرح آئرلینڈ بھی عنقریب امریکہ کی حفاظت قبول کرلے گا - آئرلینڈ کے جرمن سفیر نے سارے ملک کے بہترین طبقہ میں اثر و رسوخ حاصل کرلیا ہے جس سے برطانیہ میں بہت تشویش پیدا ہورہی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ بھی آئرلینڈ پر بہت دباؤ ڈال رہا ہے -

لنڈن - ۱۶ نومبر - برطانیہ کے لیبر منسٹر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حالات بدستور تشویشناک ہیں اور برطانی گورنمنٹ مزدوروں کی بہت کمی محسوس کررہی ہے - اور بعید نہیں اگر عنقریب مزدوروں کی جبری بھرتی کا اعلان کردیا جائے - اس وقت دس لاکھ مزدوروں کی ضرورت ہے - اور کئی ہزار عورتیں گولوں میں بارود بھرنے کے لئے درکار ہیں -

واشنگٹن - ۱۶ نومبر - کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے ہڑتالی مزدوروں کے لیڈر نے بتایا - کہ کمپنیوں کے نمائندوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا - اس لئے آٹھ ہزار مزدوروں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ آج رات سے کام بند کردیں -

نیویارک - ۱۶ نومبر - امریکن وزیر بحر نے ایک تقریر میں کہا - کہ بحراوقیانوس میں امریکن ملاح اپنے اپنے جہازوں میں جنگی مشینوں پر کھڑے ہیں - اور وہ دنیا کو بتا دینگے - کہ امریکہ جو کچھ کہتا ہے کرکے بھی دکھا دیتا ہے -

دہلی - ۱۶ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ دیولی کیمپ کے نظربندوں کی بھوک ہڑتال کے سلسلہ میں گاندھی جی نے سر سکندر حیات کے نام ایک تار ارسال کیا ہے -

لنڈن - ۱۷ نومبر - ایک امریکن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک امریکن کروزر نے چند روز ہوئے بحراوقیانوس میں ایک تجارتی جہاز دیکھا - جس پر امریکن جھنڈا لہرا رہا تھا - پاس پہنچنے پر ایسا ظاہر ہوا - کہ گویا وہ فلاڈلفیا کا ہے - کروزر کے کپتان نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا - اور ایک افسر کو کشتی پر دیکھ بھال کے لئے روانہ کیا مگر فوراً اس جہاز میں سے جہازی اترنے لگے - اور جہاز نے پیغام دیا کہ وہ ڈوب رہا ہے - کروزر کے آدمی فوراً پہنچ گئے - اور سوراخ وغیرہ بند کرکے جہاز کو بچا لیا - کاغذات سے معلوم ہوا - کہ وہ جرمنی یا اس کے کسی ساتھی ملک کا جہاز ہے - جو امریکہ جھنڈے تلے سفر کررہا تھا - اسے پکڑ لیا گیا - اور بندرگاہ میں لایا جارہا ہے - اسنے خودکشی کی کوشش کی تھی -

دہلی - ۱۷ نومبر - آج سنٹرل اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈیفنس سکرٹری نے بتایا کہ ہندوستان کا بحری بیڑہ ہندوستان کے سمندر سے باہر کی کارروائیوں میں اتحادی بیڑے کا بہت اچھا مددگار ثابت ہوا ہے اور وہ اس وقت تک کئی شاندار کارنامے سرانجام دے چکا ہے - اسکے تعاون سے ابتک دشمن کے ۲۸ جہاز پکڑے جاچکے ہیں جن میں سے دو جنگی جہاز اور پانچ امدادی جنگی جہاز ہیں -

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی